...مسلمانوں کے عہد کی تاریخ سے عام طور پر کچھ زیادہ واقف نہیں ہیں وہ واقف ہوجائیں گے اور اس کا فائدہ نہ صرف مسلمانوں کو، بلکہ حکومت اور ملک کو بھی پہونچے گا، ہمارے خیال میں حاجی الدبیر کی کتاب "ظفر الوالہ بمظفر وآلہ" کے تجزیہ پہلی تاریخ ہے جو ہندوستان کے اسلامی عہد پر عربی زبان میں اس جامعیت اور تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ فجزاھم اللہ عنا احسن الجزاء۔

معرکۂ ایمان ومادیت | از مولانا سید ابوالحسن علی الندوی، تقطیع متوسط، ضخامت ۱۴۹ صفحات کتابت وطباعت اعلیٰ، قیمت مجلد 3/- پتہ: مجلس تحقیقات و نشریات اسلام، لکھنؤ۔

سورۂ کہف قرآن مجید کی ایک نہایت اہم سورت ہے اور احادیث میں اس کے فضائل ومناقب بہت کچھ بیان کئے گئے ہیں۔ مولانا نے اس سورت کی تفسیر پر پہلے چند مضامین لکھے، پھر ان مضامین کو مرتب کرکے عربی میں ایک کتاب شائع کی اور اب یہ زیر تبصرہ کتاب اسی عربی کتاب کا اردو ترجمہ ہے جو حسب معمول مولانا محمد الحسنی مدیر البعث کے قلم شگفتہ رقم سے ہے سورۂ کہف کی سب سے بڑی فضیلت جو احادیث میں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص اس کا ورد رکھے گا وہ آخر زمانہ میں دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ مولانا علی میاں یہ نہیں سمجھتے کہ دجال سے مراد کوئی خاص شخص ہے، بلکہ اس سے مراد ایک عظیم تہذیبی، سیاسی اور اجتماعی فتنہ ہے، جو تہذیب فرنگ کی شکل میں موجود ہے اور اس تفسیر کا سارا تار و پود اسی ایک مفروضہ سے تیار ہوا ہے، اگرچہ سورۃ میں چار قصے بیان کئے گئے ہیں، لیکن مولانا کے نزدیک ان سب کا موضوع ایک ہی ہے یعنی "ایمان اور مادیت کی کشمکش" اور یہ سب ایک ہی حقیقت کی مختلف تعبیریں ہیں، یہ کس طرح؟ مولانا نے تاریخ، روایات اور تجربات ومشاہدات کی روشنی میں ان سب کو ثابت کرنے اور مغربی تہذیب کی ہولناکیوں اور اس سے محفوظ رہنے کی تدبیروں پر سورت کے مشتملات

کو منطبق کرنے کی سعی کی ہے، خود مولانا نے کتاب کے مقدمہ میں اعتراف کیا ہے کہ "اس سورۃ کے بارہ میں جو کچھ آگے آئے گا وہ مفسرین کے مخصوص طریقہ پر نہیں لکھا گیا ہے، بلکہ صرف تاثرات اور واردات کا مرقع اور سورۂ کہف کا ایک عمومی اور اصولی جائزہ ہے"۔ (ص ۶، ۷) ہماری رائے میں بھی اس کتاب کو سورۂ کہف کی تفسیر کہنا صحیح نہ ہوگا، بلکہ سورت کے مضامین سے مجموعی طور پر مغربی تہذیب کے پس منظر میں جو تاثرات پیدا ہوئے ان کا ایک بے ساختہ اور اثر انگیز بیان ہے اور کوئی شبہ نہیں کہ اس اعتبار سے قابل دید اور لائق مطالعہ ہے البتہ دو باتیں عرض کرنی ضروری ہیں۔ (۱) ایک یہ کہ مولانا نے (ص ۱۳) توریت کے بارہ میں لکھا ہے کہ وہ آخرت کی زندگی پر یقین اور اس کے لئے تیاری، زمین میں تخریب و فساد کی ممانعت اور زہد و قناعت کے مضامین سے خالی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر قرآن مجید میں اس کو "ہدایت" اور "نور" کیونکر فرمایا گیا؟ کیا ان بنیادی اور اہم مضامین سے خالی کتاب بھی قرآن کے نزدیک ہدایت اور نور ہو سکتی ہے؟ اگر جواب میں یہ کہا جائے کہ توراۃ میں تحریف ہو گئی ہے، تو گزارش یہ ہے کہ تحریف تو حضور پر نور کے زمانہ میں ہی ہو گئی تھی، تو پھر اس کے باوجود قرآن نے اس کی کیوں مدح سرائی کی؟ اور کیا توراۃ اور انجیل سے متعلق قرآن کا جو رویہ ہے اس کے پیش نظر حسن ادب کا یہ تقاضا نہ ہوگا کہ ہم بھی اس معاملہ میں محتاط رہیں، اور جو تحریفات ہوئی ہیں ان کی مذمت کریں اور جو لوگ ان تحریفات کے ذمہ دار ہیں ان کو ملامت کریں، لیکن نفسِ توراۃ و انجیل کو برا بھلا کہنے سے مجتنب رہیں، علاوہ ازیں (۲) دوسری بات یہ ہے کہ مولانا نے جو عملی اور اخلاقی برائیاں یہود اور نصاریٰ میں بتائی ہیں کیا آج عمومی طور پر (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیش گوئی کے مطابق) خود مسلمان ان میں مبتلا نہیں ہیں جس کی سزا آج وہ بھگت رہے ہیں، اگر مبتلا ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر یہود اور نصاریٰ اپنی ان تمام معصیت کوشیوں کے باوجود "وراثت ارضی" کے کیوں مالک ہیں اور مسلمان روز بروز کیوں بے وقعت اور کم حیثیت ہوتے جا رہے ہیں،؟ یہ وہ دو اہم سوال ہیں

جن پر مولانا علی میاں جیسے روشن خیال اور وسیع النظر عالم اور بلند پایہ داعی اسلام کو ضرور غور کرنا چاہئے، !! پوری کتاب کو پڑھنے کے بعد ایک اور سوال جو دماغ میں ابھرتا ہے یہ ہے کہ مولانا کے نزدیک سورۂ کہف کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا موضوع "ایمان اور مادیت کشمکش" ہے، گذارش یہ ہے کہ یہ تو قرآن مجید کا خاص موضوع ہے اور اس میں سورۂ کہف کی ہی کیا خصوصیت! قرآن مجید کا تو ایک صفحہ بھی اس مضمون سے خالی نہیں ہے۔ اب اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ اچھا تو پھر آپ کے نزدیک سورۂ کہف کی کیا خصوصیت ہے؟ تو ہم عرض کریں گے کہ سورۂ کہف کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اصحاب کہف کا قصہ بیان کیا گیا ہے جو بظاہر ایک بالکل انہونی بات اور خلافِ عقل واقعہ ہے لیکن جب قرآن نے اس کو بیان کیا ہے تو وہ سچا ضرور ہے، ایک مسلمان جب اس کو بار بار پڑھے گا تو اس کے دل پر خدا کی عظمت اور اس کی قدرت و جلالتِ شان کا نقش زیادہ سے زیادہ گہرا ہوگا، اور اس کے دل میں اس بات کا بھی یقین پیدا ہوگا کہ حقائق کونیہ کے ادراک میں عقل ایک مسافر آبلہ پا ہے، اور اس کا سب سے یقینی ذریعہ وحی الٰہی ہے، ان دونوں چیزوں کے اذعان و یقین سے ایمان باللہ پختہ اور مستحکم ہوتا ہے اور انسان اندھا بن کر عقل کے پیچھے دوڑنے سے باز رہتا ہے، پس یہ ہے سورۂ کہف کی وہ خصوصیت جس کے باعث اس کے اتنے فضائل و مناقب بیان فرمائے گئے ہیں۔

ادارہ ندوۃ المصنفین دہلی کے قواعد وضوابط
اور فہرست کتب مفت طلب فرمائیے
مینیجر ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی